بسم اللہ الرحمن الرحیم

فون نمبر ۹۴

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

خطبہ نمبر ۵۰

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۔ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم چہارشنبہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۳/۱۸	۹ فتح ۱۳۴۳ ہش ۴ رشعبان ۱۳۸۴ھ ۹ دسمبر ۱۹۶۴ء	نمبر ۲۸۶

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

ربوہ ۸ دسمبر بوقت ۱۰ بجے صبح

کل حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً بہتر رہی۔ اس وقت بھی طبیعت خدا کے فضل سے ٹھیک ہے۔ احباب جماعت حضور کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعائیں جاری رکھیں

اخبار احمدیہ

○ ربوہ ۸ دسمبر۔ کینیا مشن کے مبلغ انچارج مکرم مولوی نور الحق صاحب انور وہاں ساڑھے تین سال تک فریضہ تبلیغ ادا کرنے کے بعد کل مورخہ ۷ دسمبر کی شام کو چناب ایکسپریس سے ربوہ واپس تشریف لے آئے۔ آپ کے ہمراہ دارالسلام (ٹانگانیکا) کے ایک مخلص احمدی دوست مکرم رشیدی مسیح صاحب بھی مرکز سلسلہ کی زیارت کی غرض سے تشریف لائے ہیں۔ اہل ربوہ نے بہت کثیر تعداد میں ریلوے اسٹیشن پر جمع ہو کر ہر دو کا نہایت پرتپاک خیر مقدم کیا محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل التبشیر بھی ان کے استقبال کے لئے تشریف لاتے ہوئے تھے۔ احباب نے انہیں بکثرت پھولوں کے ہار پہنائے اور مصافحہ و معانقہ کر کے ان کی خدمت میں مبارکباد پیش کی۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرکز سلسلہ میں ان کا آنا مبارک کرے اور بیش از بیش خدمات دینیہ کی توفیق عطا فرمائے آمین

○ ربوہ — بدوملہی سے آمدہ اطلاع مظہر ہے کہ مبلغ گیمبیا مکرم مولوی غلام احمد صاحب فاضل آف بدوملہی کے والد حضرت مولوی عبد الحق صاحب جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی تھے مورخہ ۷ دسمبر ۱۹۶۴ء کو بعمر قریباً ۹۰ سال وفات پا گئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ گزشتہ پانچ چھ ماہ سے اپنے چھوٹے فرزند مکرم چوہدری عبد الرشید صاحب انور کے پاس ربوہ سے بدوملہی گئے ہوئے تھے۔ مرحوم چونکہ موصی تھے۔ اس لئے جنازہ ربوہ لانے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ حضرت مولوی عبد الحق صاحب مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا کرتے ہوئے دین و دنیا میں ان کا ہر طرح حافظ و ناصر ہو آمین۔

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

جب تک انسان اغراض سے الگ ہو کر خدا تعالیٰ کے حضور نہیں آتا وہ کچھ حاصل نہیں کرتا

خدا تعالیٰ اُسی کی دستگیری کرتا ہے جو اغراض سے الگ ہو کر خالی ہاتھ خدا تعالیٰ کے حضور جاتا ہے۔

"اس سلسلہ کو اللہ تعالیٰ نے خود اپنے ہاتھ سے قائم کیا ہے اور اس پر بھی ہم دیکھتے ہیں کہ بہت سے لوگ آتے ہیں اور وہ صاحب اغراض ہوتے ہیں۔ اگر اغراض پورے ہو گئے تو خیر ورنہ کدھر کا دین اور کدھر کا ایمان۔ لیکن اگر اس کے مقابلہ میں صحابہ رضی اللہ عنہم کی زندگی میں نظر کی جاوے تو ان میں ایک بھی ایسا واقعہ نظر نہیں آتا۔ انہوں نے کبھی ایسا نہیں کیا۔ ہماری بیعت تو بیعت توبہ ہی ہے۔ لیکن ان لوگوں کی بیعت تو سر کٹانے کی بیعت تھی۔ ایک طرف بیعت کرتے تھے اور دوسری طرف اپنے سارے مال و متاع، عزت و آبرو اور جان و مال سے دستکش ہو جاتے تھے۔ گویا کسی چیز کے بھی مالک نہیں ہیں اور اس طرح پر ان کی کل امیدیں دنیا سے منقطع ہو جاتی تھیں۔ ہر قسم کی عزت و عظمت اور جاہ و حشمت کے حصول کے ارادے ختم ہو جاتے تھے۔ کس کو یہ خیال تھا کہ ہم بادشاہ بنیں گے یا کسی ملک کے فاتح ہوں گے۔ یہ باتیں ان کے وہم و گمان میں نہ تھیں بلکہ وہ تو ہر قسم کی امیدوں سے الگ ہو جاتے تھے اور ہر وقت خدا تعالیٰ کی راہ میں ہر دکھ اور مصیبت کو لذت کے ساتھ برداشت کرنے کو تیار ہو جاتے تھے یہاں تک کہ جان تک دینے کو آمادہ رہتے تھے۔ ان کی اپنی تو یہی حالت تھی کہ وہ اس دنیا سے بالکل الگ اور منقطع تھے۔ لیکن یہ الگ امر ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر اپنی عنایت کی اور ان کو نوازا اور انکو جنہوں نے اس راہ میں اپنا سب کچھ قربان کر دیا تھا ہزار چند کر دیا۔۔۔۔

اصل بات یہ ہے کہ جب تک انسان اپنی خواہشوں اور اغراض سے الگ ہو کر خدا تعالیٰ کے حضور نہیں آتا ہے وہ کچھ حاصل نہیں کرتا بلکہ اپنا نقصان کرتا ہے لیکن جب وہ تمام نفسانی خواہشات اور اغراض سے الگ ہو جاوے اور خالی ہاتھ اور صافی قلب لے کر خدا تعالیٰ کے حضور جاوے تو خدا اُس کو دیتا ہے اور خدا تعالیٰ اس کی دستگیری کرتا ہے۔ مگر شرط یہی ہے کہ انسان مرنے کو تیار ہو جاوے اور اس کی راہ میں ذلت اور موت کو خیرباد کہنے والا بن جاوے۔"

(الحکم ۱۰ رمئی ۱۹۰۳ء)

مسعود احمد بشیر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کی۔

خطبہ جمعہ

جلسہ سالانہ پر زیادہ سے زیادہ تعداد میں آنے کی کوشش کرو

اپنے غیر احمدی رشتہ داروں اور دوستوں کو بھی ہمراہ لاؤ تا ہمارے متعلق انکی غلط فہمیاں دور ہوں

ربوہ میں رہنے والے اپنے مکانات اور اپنی خدمات مہمانوں کی خدمت کیلئے وقف کریں

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ٭ فرمودہ ۱۰- دسمبر ۱۹۵۴ء بمقام ربوہ

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا۔

جلسہ سالانہ کے کارکنوں نے مجھ سے خواہش کی ہے کہ میں ربوہ کی جماعت کو

جلسہ سالانہ کے مہمانوں کے لئے

مکانات پیش کرنے اور اس موقعہ پر خدمت کے لئے والنٹیرز پیش کرنے کی طرف توجہ دلاؤں ۔۔۔۔۔

پس میں مقامی جماعت کے دوستوں کو اس طرف توجہ دلاتا ہوں کہ وہ کام کرنے والوں سے تعاون کریں اور آنے والے مہمانوں کیلئے

اپنے مکانات پیش کریں

ورنہ اگر جلسہ سالانہ پر آنے والے مہمانوں کے رہنے کے لئے کوئی گنجائش نہ نکلی تو جلسہ کا ہونا یا نہ ہونا برابر ہو جائے گا۔ اگر جلسہ سالانہ پر آنے والوں کو رہنے کے لئے جگہ نہ ملی تو لازماً انہیں تکلیف ہوگی۔ اسی طرح جو غیر احمدی مہمان اس موقعہ پر آجاتے ہیں وہ ان کی طعن و تشنیع کا موجب بنیں گے اور یہ ساری باتیں ایسی ہیں جو حوصلہ شکن اور دل توڑنے والی ہیں۔ پس ربوہ والوں کو یاد رکھنا چاہئیے کہ جہاں یہ جلسہ ساری جماعت کا ہے وہاں وہ خاص طور پر اس موقعہ پر میزبانی کی حیثیت رکھتے ہیں۔ یوں تو ساری جماعت ہی میزبان ہے کیونکہ جلسہ سالانہ کا بوجھ ساری جماعت پر ہے لیکن یہ بات ظاہر ہے کہ یہاں رہنے والوں کی ذمہ داریاں باقی جماعت سے زیادہ ہیں۔ جو لوگ کرایہ کے مکانوں میں رہتے ہیں وہ بھی اس موقعہ پر

مکانات کے بعض حصے

پیش کر سکتے ہیں۔ مثلاً اگر کسی کے پاس دو کمرے ہوں تو وہ ایک کمرہ جلسہ سالانہ کے مہمانوں کیلئے دیدے۔ تین کمرے ہیں تو ایک کمرہ مہمانوں کیلئے دیدے اور دو کمرے اپنے پاس رکھ لے۔ یا چار کمرے ہیں تو دو کمرے جلسہ سالانہ کے مہمانوں کے لئے دیدے اور دو کمرے اپنے لئے رکھ لے۔ اگر ہم اس طرح کریں تو مہمانوں کے لئے بہت سی گنجائش نکالی جا سکتی ہے۔ ..... لیکن جہاں میں ربوہ کے مکینوں سے یہ کہتا ہوں کہ وہ جلسہ پر آنے والوں کے لئے اپنے مکانات پیش کریں وہاں میں

آنے والوں سے بھی کہتا ہوں

کہ وہ اکٹھے رہیں اور علیحدہ علیحدہ ٹھہر کر کارکنوں کے لئے مشکلات پیدا کرنے کا موجب نہ ہوں۔ میں نے مکہ میں دیکھا ہے کہ وہاں حج کے موقعہ پر ایک ایک کمرہ میں کئی کئی مہمان ٹھہرتے ہیں۔ وہاں ہماری طرح مکانات پیش کرنے کا رواج نہیں۔ شروع سے ہی اس میں آزادی دیگئی ہے کہ آنے والے جہاں چاہیں ٹھہریں ان کے لئے کوئی خاص انتظام نہیں کیا جاتا۔ چنانچہ جس مکان میں ہم ٹھہرے تھے اس میں ایک سے زیادہ کمرے تھے۔ ہم نے چونکہ زیادہ پیسے خرچ کئے تھے اس لئے ہم تین افراد کے پاس تین کمرے تھے۔ ان کمروں کے پیچھے تین کوٹھڑیاں تھیں ان میں سے ہر ایک میں ۱۸ سے بائیس تک حاجی ٹھہرے ہوئے تھے۔ گویا جتنی جگہ میں ہم تین افراد ٹھہرے ہوئے تھے اسی قدر جگہ میں ۵۴ سے ۶۶ تک افراد ٹھہرے ہوئے تھے۔ اس کی ایک وجہ تو یہ ہے کہ وہاں ان دنوں مکانات کا بہت زیادہ کرایہ لیا جاتا ہے اور عام لوگ اتنا کرایہ برداشت نہیں کر سکتے۔ دوسری وجہ یہ ہے کہ وہاں سردی زیادہ نہیں ہوتی اس لئے لوگ سامان کمروں میں رکھ لیتے ہیں اور خود گلیوں میں یا کھلے میدان میں گزارہ کر لیتے ہیں۔ اس میں شبہ نہیں کہ بعض دنوں میں سردی زیادہ بھی ہوتی ہے لیکن یہ عرصہ ہمارے ملک کی طرح زیادہ لمبا نہیں ہوتا۔ ہاں ذرا اوپر چلے جائیں۔ یعنی مدینہ منورہ کی طرف نکل جائیں تو سردی کے دن زیادہ ہو جاتے ہیں۔ بہرحال ہمارے ہاں مہمانوں کے ٹھہرانے کا خاص طور پر انتظام کیا جاتا ہے لیکن وہاں کوئی انتظام نہیں۔ جہاں جگہ ملتی ہے حاجی ٹھہر جاتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا

ایک الہام ہے

جو ذومعانی ہے۔ نہ تو ہم اس کے کوئی خاص معنی کر سکتے ہیں اور نہ ہمیں پتہ ہے کہ وہ کب اور کس طرح پورا ہوگا۔ اور وہ الہام ہے۔ "لنگر اٹھا دو" اس لنگر کے لفظ سے اگر کشتیوں والا لنگر مراد لیا جائے تو اس کے معنی یہ ہونگے کہ باہر نکل جاؤ اور خدا تعالیٰ کے پیغام کو ہر جگہ پھیلاؤ۔ اور اگر لنگر سے ظاہری لنگر خانہ مراد لیا جائے تو پھر اس کے یہ معنی ہوں گے کہ آنے والوں کی تعداد اتنی بڑھ گئی ہے کہ اب لنگر خانہ کا انتظام نہیں کیا جا سکتا۔ اس لئے "لنگر اٹھا دو۔ اور لوگوں سے کہو کہ وہ اپنی رہائش اور خوراک کا خود انتظام کرلیں۔ ان دونوں مفہوموں میں سے ہم کسی مفہوم کو ابھی متعین نہیں کر سکتے۔ اور نہ وقت متعین کر سکتے ہیں کہ ایسا کب ہوگا۔ بہرحال جب تک مہمانوں کو ٹھہرانا انسانی طاقت میں ہے۔ اس وقت تک

ہمیں یہی ہدایت ہے

کہ "وسع مکانک" تم اپنے مکان بڑھاتے جاؤ اور مہمانوں کے لئے گنجائش نکالو۔ مہمان خانہ اٹھانے کا سوال اس وقت پیش آئے گا جب مہمانوں کی تعداد اس قدر بڑھ جائے گی کہ ان کی خوراک کا سلسلہ کیلئے انتظام کرنا مشکل ہو جائے گا۔ لیکن اگر "لنگر اٹھا دو" کا یہ مطلب نہیں کہ مہمان خانہ اٹھا دو تو پھر اس کے یہ معنی ہیں کہ ساکن ہونا مومن کا کام نہیں۔ تم کشتیاں لو اور غیر ممالک میں پھیل جاؤ۔ بہرحال اس وقت کے لحاظ سے ہم میں اتنی طاقت ہے کہ اگر ہم صحیح قربانی کریں تو ہم ہر سال مہمانوں کو ٹھہرا سکتے ہیں اور ان کے کھانے کا انتظام کر سکتے ہیں۔ اور ایسا کرنے سے ہم پر کوئی ناقابل برداشت بوجھ نہیں پڑتا۔ جب وہ زمانہ آئے گا کہ لنگر خانہ جاری رکھنا مشکل ہو جائے گا تو خدا تعالیٰ کی دوسری ہدایت پہنچ جائے گی۔ اور "لنگر اٹھا دو" کے حقیقی معنے ہماری سمجھ میں آجائیں گے۔

بہرحال ہمیں مہمانوں کے ٹھہرانے کے لئے

اپنی قربانی پیش کرنی چاہئیے

اگر ہمیں اس سلسلہ میں تکلیف بھی اٹھانی پڑے تو اس سے دریغ نہیں کرنا چاہیئے۔ آخر جلسہ سالانہ پر آنے والے بھی اپنے مکانات اور رشتہ دار چھوڑ کر آتے ہیں۔ ہر سال درجنوں واقعات ایسے پیش آتے ہیں کہ لوگ یہاں آئے اور ان کے مکانات کے تالے ٹوٹ گئے اور ان کا سامان لوٹ لیا گیا اور پھر ایسے واقعات

بھی میں نے دیکھے ہیں کہ جلسہ سالانہ پر لوگ آئے اور اپنے بیمار بیوی بچوں کو پیچھے چھوڑ آئے یہاں آئیں کہ انکا بیمار عزیز فوت ہو گیا ہے۔ پچھلے سال ایک لڑکی یہاں آئی اور اس کا بچہ فوت ہو گیا۔ میں نے اس کے رشتہ داروں سے کہا تھا۔ کہ اگر بچہ بیمار تھا تو جلسہ سالانہ پر کیوں آئے۔ اس کے رشتہ داروں نے کہا کہ اس لڑکی نے کہا تھا کہ بچہ مرے یا جیئے۔ میں نے جلسہ سالانہ پر ضرور جانا ہے گویا اس لڑکی نے جلسہ سالانہ کی وجہ سے اپنے بچہ کی زندگی کی بھی پرواہ نہ کی۔ یہ کتنی بڑی قربانی ہے۔ جو آنے والے کرتے ہیں۔ اس کے مقابل میں تم پر بھی

یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے

کہ تم قربانی کرو۔ اور جہاں تک ہو سکے جلسہ سالانہ پر آنے والے مہمانوں کو آرام پہنچاؤ۔ اگر تم ایسا کرو گے تو تم ان کی ادنےٰ سے ادنےٰ ضرورت کو پورا کرو گے کیونکہ اگر ایک چھوٹے سے کمرہ میں ۱۵-۱۶ مہمان ٹھہریں۔ تو انہیں آرام میسر نہیں آ سکتا۔ لیکن اگر اس قدر تنگی کی کشش پیدا نہ کی جائے تو ہم مہمانوں کو کہاں ٹھہرائیں یہ چیز اب اتنے عرصہ سے جماعت کے سامنے آ رہی ہے کہ مجھے اس کے لئے کسی خاص تحریک کی ضرورت نہیں۔ جلسہ سالانہ پر ۶۴-۶۵ سال گزر چکے ہیں۔ ۱۸۹۱ء میں

پہلا جلسہ

ہوا تھا۔ اس لحاظ سے اب تک اس پر ۶۴ سال گزر چکے ہیں۔ مگر اس سے پہلے بھی تو جماعتی اجتماع ہوتے ہونگے۔ بہرحال جو چیز کم سے کم ۶۴ سال سے چلی آتی ہے میری سمجھ میں نہیں آتا کہ اس کے لئے جماعت کو اس کی ذمہ داریاں یاد دلانے کی ضرورت کیا ہے۔ تمہیں تو خود اپنی ذمہ داریوں کا احساس ہونا چاہیئے۔ تمہارے سامنے

مہمانوں کی کثرت

ہوتی ہے۔ تمہارے سامنے ان کی پراگندگی ہوتی ہے۔ اور تمہارے سامنے ان کی مصیبت اور خرابی ہوتی ہے۔ تمہیں خود ان باتوں کا احساس ہونا چاہیئے۔

دوسری بات میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ جلسہ سالانہ کے موقعہ پر کام کرنے والوں کی بھی ضرورت ہوتی ہے۔ مگر کام کرنے والے

دیانتدار اور امین

ہونے چاہئیں۔ پچھلے سال یہ شکایت آئی تھی کہ گھروں میں جہاں جہاں مہمان ٹھہرے ہوئے تھے وہاں کھانا بڑی مقدار میں آ جاتا تھا۔ اور نتیجہ یہ ہوتا تھا کہ اس کا ایک حصہ ضائع ہو جاتا تھا۔ حالانکہ میں نے نصیحت کی ہوئی ہے کہ جو لوگ اپنے گھروں میں کھانا تیار کر سکتے ہیں انہیں لنگر سے کھانا نہیں لینا چاہیئے۔ ہاں اگر رات گئے تک انہیں کام کرنا پڑتا ہے تو وہ لنگر سے کھانا لے لیں۔ پھر کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو زیادہ وسعت والے ہیں۔ وہ اپنے مہمانوں کو بھی گھر سے کھانا دے سکتے ہیں۔ لیکن اگر مہمان زیادہ تعداد میں آ جائیں تو وہ بے شک مہمانوں کا کھانا لنگر سے لے لیں۔ لیکن یہ تو کریں کہ اپنا کھانا لنگر سے نہ لیں۔ ہاں اگر مہمانوں کی خدمت کی وجہ سے انہیں کھانا تیار کرنے کا موقعہ نہیں ملتا۔ تو وہ کھانا لنگر سے لے سکتے ہیں۔ لیکن یہ تو کریں کہ اپنے

مہمانوں کے جذبات

کو مدنظر رکھتے ہوئے کھانا لیں۔ ایک شخص نے اسی سال یہ شکایت کی ہے۔ اور لکھا ہے کہ میرے ساتھ ایک غیر احمدی مہمان بھی تھا اس نے لکھا ہے کہ جس گھر میں ہم ٹھہرے ہوئے تھے وہاں چاول اور شوربہ بڑی کثرت سے آتا تھا۔ اس غیر احمدی مہمان نے کہا یہ چاول اور شوربہ ہمیں تو نہیں ملتا جاتا کہاں ہے۔ میں نے کہا کہ یہ بیماروں کے لئے پرہیزی کھانا ہے۔ اس نے کہا تو کیا اس گھر والے سب کے سب بیمار ہیں کہ ان سب کے لئے چاول آ رہے ہیں۔ اس قسم کی حرکات کے بعد بھی وہ لوگ کہہ دیتے ہیں کہ ہم سلسلہ کے خادم ہیں۔ حالانکہ ان کے عمل کو دیکھا جائے۔ تو وہ خادم نہیں بلکہ لٹیرے ہیں۔ اسی طرح ایک اور دوست نے شکایت کی کہ

ہم کھانا لینے لگے

تو ہم نے دیکھا کہ سکول کا ایک کارکن جو کھانا تقسیم کرنے پر مقرر تھا۔ دیگ میں ہاتھ ڈال کر بوٹیاں اور آلو کھا رہا تھا۔ اب جو شخص کام کرتا ہے۔ لازماً اس نے کھانا بھی ہے۔ لیکن اگر وہ اس طرح کھائے گا۔ تو یقیناً دیکھنے والوں کو نفرت آئے گی۔ اگر تم کسی کے گھر دعوت پر جاؤ اور دیکھو کہ بچے ہنڈیا میں ہاتھ ڈال کر سالن کھا رہے ہیں۔ تو میں نہیں سمجھتا کہ کوئی شخص جس کی

طبیعت میں نظافت

ہو اس ہنڈیا سے سالن کھانا گوارا کرے گا۔ وہ ضرور کوئی نہ کوئی بہانہ بنا کر وہاں سے آ جائے گا۔

اسی نکتہ کو مدنظر رکھتے ہوئے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ القاسم محروم کہ تقسیم کرنے والا محروم ہوتا ہے اس کے یہ معنے نہیں کہ تقسیم کرنے والوں کو کھانا نہیں ملنا چاہیئے۔ بلکہ اس کے یہ معنی یہ ہیں کہ انہیں ایک وقت تک بھوک کو برداشت کرنا چاہیئے۔ اور پہلے دوسروں کو کھانا مہیا کرنا چاہیئے۔ اگر تقسیم کرنے والے پہلے خود کھا لیں۔ اور بعد میں مہمانوں کو دیں۔ تو دیکھنے والوں کی طبائع پر یہ بات گراں گزرے گی۔

پس ہر محکمہ کو چاہیئے کہ وہ اپنے اپنے

کارکنوں کی تربیت

کرے۔ میں نے پچھلے سال سب محکموں کو اس طرف توجہ دلائی تھی کہ وہ اپنے اپنے کارکنوں کی تربیت کرے۔ لیکن شکایت اس ادارہ کے متعلق آئی۔ جسے میں زیادہ منظم سمجھتا تھا۔ اور جس کے کارکن ہی جلسہ سالانہ کے مختلف شعبوں میں آفیسرز کے طور پر کام کرتے ہیں۔ آخر محکموں کے لئے اس میں دقت کیا ہے۔ وہ بڑی آسانی کے ساتھ اپنے کارکنوں کی تربیت کر سکتے ہیں۔ یہاں میں جو کچھ کہہ رہا ہوں۔ آپ سب سن رہے ہیں۔ لیکن ہر ایک یہ سمجھ رہا ہے۔ کہ میں پوشیدہ ہوں۔ اور میرے نقائص کسی کو نظر نہیں آ رہے۔ لیکن اگر ادارے علیحدہ طور پر اپنے اپنے کارکنوں کو سمجھائیں تو وہ یہ سمجھیں گے کہ

نصیحت کرنے والا

انہیں دیکھ رہا ہے۔ اس لئے اس نصیحت پر عمل کرنا ان کا فرض ہے۔

پس ہر ایک ادارہ اپنے سٹاف کو سمجھائے سکول والے اپنے اساتذہ اور طلبہ کو سمجھائیں۔ کالج والے اپنے اساتذہ اور طلباء کو سمجھائیں۔ جامعہ والے اپنے اساتذہ اور طلبا کو سمجھائیں۔ ریسرچ والے اپنے کارکنوں کو سمجھائیں۔ ہر محلہ کے صدر اپنی اپنی جگہ جلسہ کریں اور افراد محلہ کو سمجھائیں دوکاندار اپنا اجلاس کریں اور اپنی سوسائٹی میں اس بات کو پیش کریں کہ جلسہ کے موقعہ پر وہ اپنی ذمہ داریوں کو کس طرح پورا کر سکتے ہیں۔

اسی طرح یہ بھی شکایت ہے کہ

جلسہ کے موقعہ پر

باوجود منع کرنے کے دوکاندار اپنی دوکانیں کھول لیتے ہیں۔ وہ لوگوں پر یہ ظاہر کرتے ہیں کہ ہم یہاں صرف دین کی خاطر آتے ہیں۔ لیکن جلسہ ان کے جھوٹ کو ظاہر کر دیتا ہے۔ اور بتا دیتا ہے کہ وہ دین کے لئے نہیں بلکہ دنیا کمانے آتے ہیں۔ جلسہ صرف تین دن ہوتا ہے۔ ان دنوں میں دنیا کمانے کا موقعہ بھی مل سکتا ہے۔ یعنی جلسہ شروع ہونے سے پہلے اور جلسہ ختم ہونے کے بعد دکانیں کھولی جا سکتی ہیں اور دنیا کمائی جا سکتی ہے۔ اور اگر

دوکاندار قربانی کریں

تو خدا تعالےٰ انہیں زیادہ بھی دے سکتا ہے۔ لیکن وہ مرکز کی ہر بات پر عمل نہیں کرتے ایک طرف سے امور عامہ والے شور مچاتے جا رہے ہوتے ہیں کہ دوکانیں بند کرو۔ دوسری طرف خرید و فروخت ہو رہی ہوتی ہے۔ یہ بالکل مکہ مکرمہ کے بدوؤں والی بات ہو جاتی ہے وہاں حج کے موقعہ پر بے تحاشہ قربانی ہوتی ہے۔ لوگ جانور ذبح کر کے پھینک دیتے ہیں اور گوشت کی پرواہ بھی نہیں کرتے۔ بدوی آتے ہیں اور جونہی ذبح کرنے والے چھری پھیرتا ہے۔ وہ جانور کو گھسیٹ کر لے جاتے ہیں۔ میں سات بکرے ذبح کئے تھے۔ قدرتی طور پر جو شخص نگران تھا اس نے اچھا بکرا اپنے کھانے کے لئے چن لیا۔ ادھر بدوی بھی تاڑ رہے تھے۔ میں نے دیکھا کہ ادھر ذبح کرنے والے نے بسم اللہ اللہ اکبر کہہ کر چھری پھیری اور ادھر بکرا خود بخود کھسکنا شروع ہوا اسی طرح سارے کے سارے بکرے غائب ہو گئے۔ آخر ایک بکرے پر ایک ساتھی بیٹھ گیا تا اسے کوئی بدوی گھسیٹ کر نہ لے جا سکے۔

اسی طرح یہاں ہوتا ہے

ایک طرف سے امور عامہ والے۔ دوکانیں بند کراتے جاتے ہیں۔ اور دوسری طرف دوکانیں کھلتی جاتی ہیں۔ یہ طریق دھینگا مشتی اور آنکھ مچولی کا ہے۔ اس سے دیکھنے والے پر برا اثر پڑتا ہے۔ اور وہ سمجھتے ہیں کہ یہ دنیا دار لوگ ہیں۔ دین کا یونہی نام لیتے ہیں۔ لیکن یہ بھی زیادتی ہوگی۔ اگر جلسہ گاہ کے پاس کھانے پینے کی چند دوکانیں نہ ہوں۔ ایسی بعض دوکانوں کا ہونا بھی نہایت ضروری ہے۔ تا ضرورت مند اپنی ضرورت پوری کر سکیں پھر باہر سے آنے والوں کو بھی میں یہ نصیحت کرتا ہوں کہ وہ اپنے غیر احمدی رشتہ داروں اور دوستوں کو اپنے ساتھ لائیں میں نے اس کے متعلق پہلے بھی نصیحت کی تھی لیکن افسوس ہے کہ جماعت نے اس طرف توجہ نہیں کی۔ اگر دوست

غیر احمدی رشتہ داروں

اور دوستوں کو اپنے ساتھ لاتے رہیں تو

لحاظ سے کتنے جواب پیدا ہو رہے ہیں دور ہو جائیں۔ میں نے بارہا دیکھا ہے کہ ایک شخص کا باپ۔ بیوی یا بھائی پچیس تیس سال تک احمدی نہیں ہوتا لیکن یہاں لاؤ تو بعض دفعہ ایک ہی دن میں احمدی ہو جاتا ہے۔ باہر جا کر تم اسے لاکھ دلیلیں دو وہ نہیں مانے گا۔ مولوی اٹھ کر کہہ دے گا کہ یہ منافق ہیں کہتے کچھ ہیں اور کرتے کچھ ہیں۔ اب وہ شخص جس مولوی کے پیچھے سالہا سال تک نماز پڑھتا رہا ہے اسے وہ جھوٹا کیوں کہے گا۔ وہ یہی کہے گا کہ احمدی جھوٹ بولتے ہیں لیکن جب وہ یہاں آتا ہے تو اپنی آنکھوں سے دیکھتا ہے کہ یہاں ذکر الٰہی ہو رہا ہے۔ نمازیں باقاعدگی سے ادا کی جاتی ہیں قرآن کریم پڑھا جاتا ہے اور وہ سمجھتا ہے کہ جو کچھ مولوی کہتے ہیں وہ جھوٹ ہے اسی طرح بسا اوقات ایک ہی دن میں اس کا دل کھل جاتا ہے اور وہ احمدیت کو قبول کر لیتا ہے۔ یہاں آنے والوں میں سے قریباً پچاس ساٹھ فی صدی وہ لوگ ہوتے ہیں جو کہتے ہیں کہ باہر تو آپ لوگوں کے متعلق

عجیب عجیب باتیں

مشہور ہیں لیکن یہاں آ کر دیکھا تو بالکل نقشہ ہی اور ہے مثلاً باہر ہمارے متعلق یہ کہا جاتا ہے کہ احمدی خدا اور اس کے رسولؐ کو نہیں مانتے۔ اور یہ جہلاء کا ہی خیال نہیں بڑے بڑے تعلیم یافتہ لوگوں کا بھی ہمارے متعلق یہی خیال ہے۔ پچھلے دنوں بنگال سے ایک وفد یہاں آیا تو اس کے ایک ممبر نے جو وہاں لیگ کے کونسلر بھی ہیں اور اچھے تعلیم یافتہ ہیں مجھ سے نہایت شرما شرما کر ذکر کیا کہ ہم تو سنا کرتے تھے کہ آپ لوگوں نے قرآن کریم کے تیس سپاروں کی بجائے تیرہ پارے کر دئے ہیں وہ لوگ یہ باتیں اپنے علماء سے سنتے ہیں۔ اور ان پر یقین کر لیتے ہیں لیکن جب وہ یہاں آتے ہیں تو دیکھتے ہیں کہ ہمارا قرآن ۳۰ پاروں کا ہی ہے ۱۳ پاروں کا نہیں۔ اور جو قرآن ہمارے گھروں میں پڑھا جاتا ہے وہ اکثر انہیں لوگوں کا شائع کردہ ہوتا ہے۔ پھر نمازیں بھی ہم اسلامی طریق کے مطابق ادا کرتے ہیں اور اس میں ہمارا دوسرے مسلمانوں سے کوئی اختلاف نہیں۔ میں مانتا ہوں کہ یہاں بھی بعض لوگ نمازوں کی ادائیگی میں کوتاہی کرتے ہیں۔ لیکن یہ حقیقت ہے کہ ہماری مساجد میں دوسرے مسلمانوں کی مساجد کی نسبت

زیادہ رونق ہوتی ہے

دوسرے لوگ یہاں آ کر دیکھتے ہیں تو ان کی آنکھیں کھل جاتی ہیں۔ اور پھر یا تو وہ احمدی ہو کر جاتے ہیں یا احمدی نہیں ہوتے تو کم از کم احمدیوں کی طرف سے لڑنے والے ضرور بن جاتے ہیں۔ اور جہاں بھی احمدیوں کے متعلق خلاف واقعہ باتوں کا پروپیگنڈا کیا جائے وہاں وہ اصل حقیقت کا اعلان کرتے ہیں۔ اور کہتے ہیں ہم نے خود اپنی آنکھوں سے ان لوگوں کو دیکھا ہے اور ہم خود ان کے مرکز میں بھی گئے ہیں۔ تم جو کچھ کہہ رہے ہو یہ بالکل جھوٹ اور خلاف واقعہ ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں مولوی لوگوں کو

قادیان جانے سے روکتے تھے

اور کہتے تھے وہاں حلوہ کھلا کر لوگوں پر جادو کر دیا جاتا ہے اور وہ احمدی ہو جاتے ہیں ایک دوست نے سنایا کہ ایک مولوی صاحب ایک جگہ تقریر کر رہے تھے کہ ایک مولوی اور ان کا ایک معتقد قادیان گئے۔ جب وہ قادیان پہنچے تو انہیں ایک جگہ ٹھہرایا گیا۔ صبح ہوتے ہی ان کے پاس حلوہ لایا گیا۔ یہ حلوہ جادو والا تھا مولوی صاحب نے تو اس کے کھانے سے انکار کر دیا لیکن ان کے ساتھی نے حلوہ کھا لیا۔ اس کے بعد ایک آدمی آیا اور اس نے کہا آپ دونوں کو مرزا صاحب بلا رہے ہیں۔ چنانچہ وہ وہاں گئے۔ وہاں مرزا صاحب اور مولوی نورالدین صاحب ان کا انتظار کر رہے تھے اور ایک فٹن سواری کے لئے تیار تھی۔ (حالانکہ قادیان میں آخری زمانہ تک بھی فٹن نہیں آئی) اس میں وہ مولوی صاحب اور ان کے ساتھی کو لے کر بیٹھ گئے

مرزا صاحب نے بتانا شروع کیا

کہ میں نبی ہوں اور اسلام کی خدمت کے لئے خدا تعالیٰ کی طرف سے بھیجا گیا ہوں۔ مولوی صاحب تو استغفراللہ پڑھتے رہے اور ان کے ساتھی نے کہا آپ جو کچھ کہتے ہیں درست ہے کیونکہ اس نے جادو والا حلوہ کھا لیا تھا۔ پھر مرزا صاحب نے کہا۔ لوگوں کو غلطی لگی ہے۔ اصل میں میں خاتم النبیین ہوں۔ اس پر مولوی صاحب تو استغفراللہ پڑھتے رہے لیکن اس کے ساتھی نے کہا آپ بالکل درست فرماتے ہیں۔ اس کے بعد مرزا صاحب نے کہا۔ اصل حقیقت یہ ہے کہ میں خدا ہوں۔ مولوی صاحب کا ساتھی کہنے لگا بالکل ٹھیک ہے۔ میں بھی مانتا ہوں کہ آپ خدا ہیں لیکن مولوی صاحب کے منہ سے بے ساختہ نکل گیا لاحول ولا قوۃ الا باللہ۔ مرزا صاحب نے مولوی نورالدین صاحبؓ کی طرف دیکھا اور کہا کیا آپ نے انہیں حلوہ نہیں کھلایا تھا۔ اس پر مولوی نورالدین صاحبؓ نے کہا میں نے حلوہ بھیجا تو تھا شائد انہوں نے نہیں کھایا۔ اس مجلس میں ایک غیر احمدی وکیل بھی بیٹھے تھے وہ

حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ

کے پاس علاج کے لئے آئے تھے اور قادیان میں انہیں چند دن رہنے کا موقع مل چکا تھا۔ وہ یہ سنتے ہی کھڑے ہو گئے اور کہنے لگے مولوی صاحب اتنا جھوٹ میں خود قادیان رہ آیا ہوں میرے پاس تو اس قسم کا جادو والا حلوہ نہیں لایا گیا تھا۔ پھر اب تک تو قادیان میں گلیوں اور سڑکوں کا یہ حال ہے کہ بگھی اچھی طرح نہیں چل سکتی فٹن کہاں سے آ گئی۔ اب وہ وکیل احمدی نہیں تھے لیکن ان کی باتوں سے لوگوں کو یقین ہو گیا کہ مولوی جھوٹ بول رہا ہے غرض دوسرے لوگوں کو مرکز میں لانے سے بہت فائدہ ہوتا ہے۔ تم

زیادہ سے زیادہ انہیں یہاں لاؤ

اور علمی مجالس میں بٹھاؤ۔ اور جو شکوک ان کے دل میں ہوں ان کا علماء سے ازالہ کراؤ۔ گھروں میں جہاں خیالات اور عقائد کا اختلاف ہوتا ہے ہمیشہ جھگڑا رہتا ہے۔ اگر بیوی کا اور طریق ہے اور مرد کا اور طریق ہے تو گھریلو زندگی میں ان کا کچھ نہ کچھ اختلاف ضرور رہے گا۔ اگر ایسا ہو جائے کہ میاں اور بیوی آپس میں ملنے لگ جائیں۔ بھائی بھائی آپس میں ملنے لگ جائیں۔ باپ بیٹا آپس میں ملنے لگ جائیں۔ خسر اور داماد آپس میں ملنے لگ جائیں۔ اور ہمسائے ہمسائے آپس میں ملنے لگ جائیں تو کتنی اچھی بات ہو جائے اور گھریلو زندگی کتنی خوشگوار ہو جائے۔ پس تم انہیں یہاں لاؤ یہاں وہ آزاد ہیں۔ جو چاہیں سنیں۔ اور پھر اپنے دل میں فیصلہ کریں کہ یہ درست ہے یا نہیں۔ اس کے بعد یا وہ تمہیں اپنے ساتھ ملا لیں گے یا خود تمہارے ساتھ مل جائیں گے۔ پس اوّل تو تم وقتاً فوقتاً مرکز میں آتے رہو اگر تمہیں بار بار آنے کی توفیق نہیں تو جلسہ سالانہ پر مرکز میں ضرور آؤ اور اپنے رشتہ داروں دوستوں اور شریک کار لوگوں اور ہمسایوں کو بھی اپنے ساتھ لانے کی کوشش کرو۔ ممکن ہے اللہ تعالیٰ ان کے دل کھول دے اور تمہاری گھریلو لڑائیاں اور جھگڑے دور ہو جائیں اب تک ایسے احمدی گھرانے موجود ہیں جہاں دو بھائیوں میں سے ایک بھائی بیس سال سے احمدی ہے اور دوسرا بھائی ابھی غیر احمدی ہے

اسکی وجہ یہی ہے

کہ اس نے اپنے غیر احمدی بھائی کو مرکز میں لانے کی کوشش نہیں کی۔ حالانکہ بیسیوں آدمی ایسے ہیں جو یہاں آ کر تمام حالات کو جب اپنی آنکھوں سے دیکھتے ہیں تو سمجھتے ہیں کہ ان لوگوں میں دھوکہ۔ فریب یا کپٹ نہیں۔ انکی باتیں غور کے قابل ہیں اور پھر جب وہ علیحدگی میں ان باتوں پر غور کرتے ہیں تو احمدیت کو قبول کر لیتے ہیں۔ لیکن جب تک وہ مرکز سے دور رہتے ہیں ان کے دلوں میں کئی قسم کے شبہات پیدا ہوتے رہتے ہیں بعض دفعہ ایک بھائی مصافحہ کے لئے اپنا ہاتھ بڑھاتا ہے تو دوسرا سمجھتا ہے کہ وہ ڈنڈا مارنے لگا ہے اور یہ آپس میں

میل ملاپ نہ ہونے کی وجہ سے

ہوتا ہے۔ ہندوؤں اور مسلمانوں کو دیکھ لو۔ انکی ہمیشہ لڑائیاں ہوتی تھیں۔ اگر وہ اطمینان سے آپس میں تبادلہ خیالات کرتے رہتے تو یہ لڑائیاں ختم ہو جائیں۔ اوروں کو جانے دو ہم مسلمانوں میں بھی بہت سے اختلافات پائے جاتے ہیں شیعہ سنیوں کو برا کہتے ہیں سنی شیعوں کو برا کہتے ہیں۔ یہی دوسرے فرقوں کا حال ہے۔ حالانکہ ہر مذہب اور ہر فرقہ میں نیک سے نیک آدمی ہو سکتے ہیں۔ قرآن کریم کہتا ہے عیسائیوں میں سے بعض لوگ اس قدر نیک ہیں کہ جب وہ خدا تعالیٰ کا ذکر سنتے ہیں تو ان کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگتے ہیں۔ اب عیسائیوں کا

خدا تعالیٰ سے کوئی خاص رشتہ نہیں

جس طرح ان میں نیک لوگ پائے جاتے ہیں۔ اسی طرح ہندوؤں اور یہودیوں میں بھی نیک لوگ پائے جاتے ہیں۔ اور مسلمانوں میں تو نیک لوگوں کی تعداد دوسرے مذاہب سے بہت زیادہ ہونی چاہیئے۔ اگر یہودیوں۔ ہندوؤں اور عیسائیوں میں سو میں سے دس آدمی خدا تعالیٰ کا خوف رکھنے والے ہوں تو مسلمانوں میں ۶۰-۷۰ آدمی خدا تعالیٰ کا خوف رکھنے والے ہونے چاہئیں۔ لیکن

مشکل یہ ہے

کہ وہ ایک دوسرے پر محبت کا دروازہ نہیں کھولتے۔ وہ آپس میں لڑائیاں اور جھگڑے کرتے رہتے ہیں۔ اور اس سے وہ روز بروز ایک دوسرے سے دور ہوتے جاتے ہیں۔ پس تم جلسہ سالانہ کے ایام سے فائدہ اٹھاؤ اور اپنے غیر احمدی رشتہ داروں اور دوستوں کو یہاں لاؤ۔ اور خود بھی

ان ایّام سے فائدہ اٹھاؤ

اور انہیں بھی سمجھاؤ کہ وہ وقت کا صحیح استعمال کریں۔ پھر یہاں کے لوگوں کو چاہیئے کہ وہ اپنے آپ کو مہمانوں کی خدمت کے لئے وقف کریں۔ اور ایسا نمونہ پیش کریں کہ دوسرے لوگ انہیں دیکھ کر متاثر ہوں +

میں وہ پانی ہوں کہ آیا آسماں سے وقت پر
میں وہ ہوں نور خدا جس سے ہوا دن آشکار
(درثمین)

شذرات

(شیخ خورشید احمد)

• الیس منکم رجلٌ رشید

ایک لمبے عرصہ سے ہم یہ دیکھ رہے ہیں کہ منکرین خلافت کے ترجمان "پیغام صلح" کے صفحات ہمارے دل و جان سے پیارے آقا اور امام (متعنا اللہ بطول حیاتہ) اور ان کے خاندان پر گندے اور رکیک حملے کرنے کے لئے موقف ہیں۔ بالخصوص اس نے اپنے ایک مضمون نگار کو تو نہ صرف حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی ذات گرامی کے متعلق بلکہ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی واجب الاحترام خواتین مبارکہ تک کے خلاف بھی گند اچھالنے کی کھلی چھٹی دے رکھی ہے۔

سرِدست ہم پیغام صلح کے اس مضمون نگار کو خود اسکی اپنے ہاتھ سے لکھے ہوئے یہ الفاظ ہی (جو اس نے کسی زمانہ میں مولوی محمد علی صاحب مرحوم امیر غیر مبایعین کو مخاطب کر کے لکھے تھے) یاد دلانے پر اکتفا کرتے ہیں۔ کہ

"آپ حضرت مسیح موعود کے اس شعر کا غور سے مطالعہ کیا کریں کہ ؎

غرض رُکتے نہیں ہرگز خدا کے کام بندوں سے
بھلا خالق کے آگے خلق کی کچھ پیش جاتی ہے

اور سمجھیں کہ جس کو خدا عزت دیتا ہے اس کو بندے ہرگز نہیں گرا سکتے۔ پس آپ جو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی عزّت کو گھٹانے میں ہمیشہ ناکامی کا منہ دیکھتے رہے ہیں، اس سے آپ سمجھ لیں کہ یہ عزّت خدا کی طرف سے ملی ہے اور مقابلہ سے توبہ کر کے حضور کے دامن سے وابستہ ہو جائیں۔ تاکہ آپ بھی ان برکات سے حصّہ لے سکیں جو حضور کے شامل حال ہیں"۔ (الفضل ۲۱ر دسمبر ۱۹۲۲ء)

البتہ اس موقع پر ہم پیغام صلح سے تعلق رکھنے والے لوگوں سے یہ ضرور عرض کرنا چاہتے ہیں۔ کہ

— الیس منکم رجلٌ رشید؟

کیا علمی عملی اور تحقیقی میدان میں آپ اب اتنے ہی تہی دامن ہو چکے ہیں کہ ایسے اوچھے ہتھیاروں پر اتر آئے ہیں؟

اگر آپ کو اب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ان پیشگوئیوں پر ایمان نہیں رہا جو حضور کی اولاد سے تعلق رکھتی ہیں۔ اگر اپنی اولاد کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی انتہائی سوز و گداز سے کی ہوئی دعاؤں کی قبولیت پر (حالانکہ خود خدا تعالےٰ نے حضور کو ان کی قبولیت کی بشارت دی) اب آپ ایمان نہیں رکھتے تو خدارا اپنی لکھی ہوئی تحریروں کا ہی کچھ پاس کریں۔ جن میں آپ لوگ یہ اعتراف کر چکے ہیں کہ

"اس میں کس ایماندار کو کلام ہے کہ حضرت صاحبزادہ مرزا محمود احمد صاحب اور حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب اور حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب خدا کے مامور اور برگزیدہ کے فرزند، صاحب علم، صاحب عفت، صالح اور نہایت نیک اطوار اور ائمۃ الہدیٰ ہونے کے ہر طرح قابل ہیں اور یہ سب فرزند بلاشبہ روحانی و جسمانی دونوں معنوں کی رو سے حضرت مسیح موعودؑ کی آل ہیں اور انّ اللہ معک و مع اھلک کے الہام کے پورے مصداق ہیں"۔

(پیغام صلح ۲۹ر مارچ ۱۹۱۴ء صفحہ ۲ کالم ۳)

• تعلیمیافتہ اور اہل قلم احباب کیلئے لمحہ فکریہ

ڈاکٹر عاشق حسین صاحب بٹالوی (لندن) نے بی بی سی سے ایک تقریر نشر کرتے ہوئے برطانیہ کے مستشرقین کا ذکر کیا ہے اور بتایا ہے کہ انگریز مستشرقین میں سے

• سائمن اوکلے نے قرآن مجید کا انگریزی میں ترجمہ کیا اور الواقدی کی تاریخ اسلام کو بھی انگریزی میں منتقل کیا۔

• ڈاکٹر براؤن نے ایران اور عرب کی شاعری۔ تاریخ۔ معاشرت، سیاست اور تمدن پر کم و بیش تیس کتابیں لکھیں۔ ان کا سب سے بڑا کارنامہ تاریخ ادبیات ایران ہے جو لٹریری ہسٹری آف پرشیا کے نام سے چھ جلدوں میں شائع ہوئی۔

• جان پین نے دیوان حافظ کا ترجمہ انگریزی میں کیا

• آر اے نکلسن عربی اور فارسی کا جید عالم تھا اس نے حضرت محی الدین ابن عربی کی نظموں مولانا روم کی مثنوی اور حکیم ثنائی کے دیوان کو انگریزی میں منتقل کیا۔

• کلاڈ فیلڈ نے امام غزالی کی کتاب کیمیائے سعادت کا انگریزی میں ترجمہ کیا۔ اور مسلمان صوفیاء و مشائخ پر بھی متعدد کتابیں لکھیں۔

• اے الیس ٹرٹن نے اسلامی فقہ۔ تاریخ اور عقائد پر کم از کم ایک درجن کتابیں لکھیں۔

• مسز مارگریٹ سمتھ وہ انگریز خاتون ہیں جنہوں نے اسلامی تصوف پر اور صوفیائے اسلام پر چھ سات اعلیٰ پایہ کی کتابیں تصنیف کیں۔

• سر ٹامس آرنلڈ اسلامی تاریخ ادب فلسفہ وغیرہ پر بارہ ضخیم کتابوں کے مصنف ہیں۔

(قندیل ۲۲ر نومبر ۶۲ء)

یہ ہیں اس قوم کے مستشرقین کی گراں قدر خدمات جسے ہم اخلاقی لحاظ سے گری ہوئی سمجھتے ہیں اور مذہبی اور روحانی اعتبار سے گمراہ تصور کرتے ہیں۔ ان کا مذہب ان کا تمدن۔ ان کی زبان اور ان کی ثقافت ہر چیز ہم سے مختلف ہے لیکن پھر بھی انہوں نے اپنی عمریں ہمارے لٹریچر کا مطالعہ کرنے اور اسے انگریزی میں منتقل کرنے میں صرف کر ڈالیں۔

ہمارے لئے یہ لمحہ فکریہ ہے! مسلمانوں کے موجودہ ارباب علم و فضل میں اس قسم کی ٹھوس علمی ادبی اور دینی خدمات کی بہت کم مثالیں ملتی ہیں۔ غالباً اس کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ ہمارے ہاں اہل قلم کی قدر بھی بہت کم کی جاتی ہے۔

"سلطان القلم" کی جماعت سے وابستہ ہونے والے اہل قلم احباب کے لئے بالخصوص مقام غور ہے عیسائی مستشرقین نے خود ہمارے مذہب اور ہمارے لٹریچر پر جو ریسرچ کی ہے اس کے بالمقابل ہمیں سوچنا اور غور کرنا چاہیئے کہ ہم مضمون نویسی تالیف و تصنیف اور تراجم کے میدان میں اسلام اور احمدیت کی کیا خدمت کر رہے ہیں۔ اور باتوں کو جانے دیجئے۔ خود اپنے اخبارات و رسائل کی ہی ہم کتنی قلمی معاونت کرتے ہیں۔ اور ان کے علمی معیار کو بلند کرنے کی کیا عملی کوشش کرتے ہیں۔ ہمیں اپنے ایک جلیل القدر مرحوم بزرگ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نور اللہ مرقدہٗ کی اس خواہش اور تڑپ کو ہمیشہ پیش نظر رکھنا چاہیئے۔ اور جائزہ لینا چاہیئے کہ ہم نے کس حد تک ان کی اس خواہش کو پورا کیا ہے۔ کہ

"اے عزیزو اور اے دوستو! اپنے فرض کو پہچانو اور سلطان القلم کی جماعت میں ہو کر اسلام کی قلمی خدمت میں وہ جوہر دکھاؤ کہ اسلاف کی تلواریں تمہاری قلموں پر فخر کریں۔ ...... اے احمدی نوجوانو! آؤ اور اس چمنستان کی وادیوں میں گھوم کر دنیا کو نئے علوم سے شناسا کرو۔ آؤ اور اسلام کی نشاۃ ثانیہ کی تعمیر میں حصہ لے کر اقوام عالم کو علم و عرفان کے وہ خزانے عطا کرو کہ حجاز اور بغداد اور قرطبہ اور قدس اور مصر کی یادگاریں زندہ ہو جائیں تا دنیا تم پر فخر کرے اور آسمان تم پر رحمت کی بارشیں برسائے"۔

(الفضل ۲۶ر دسمبر ۱۹۵۸ء)

جلسہ سالانہ اور بقایادار جماعتیں

سابقہ تجربہ کے پیش نظر کہ اکثر دیہاتی جماعتیں اپنے وعدہ جات تحریک جدید کی رقوم جلسہ سالانہ کے موقعہ پر ہی جمع کرواتی ہیں۔ بقایا جات کی فہرست شائع کرنا جلسہ سالانہ تک ملتوی کر دیا گیا ہے۔ اس کے بعد انشاء اللہ بقایادار جماعتوں کی فہرستیں شائع ہونی شروع ہو جائیں گی۔ عہدہ داران جماعت کو چاہیئے کہ سال ۲۹ کی جملہ رقوم جلسہ سالانہ کے موقع پر داخل خزانہ کروا دیں اور بقایاداروں میں شمار ہونے سے محفوظ رہیں۔ اللہ تعالیٰ سب کو اسکی توفیق سعید بخشے۔ آمین

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

اعلان برائے مہمان مستورات جلسہ سالانہ

جو مستورات لجنہ اماء اللہ کے زیر انتظام قیام گاہوں میں ٹھہرنے کا ارادہ رکھتی ہوں۔ وہ براہ مہربانی حسب سابق کھانے کے برتن اپنے ساتھ ضرور لائیں۔

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

تاریخ احمدیت (حصہ پنجم)

خلافتِ ثانیہ کے عہد مبارک کے اسلامی اور تنظیمی کارناموں کی تفصیل، نایاب و غیر مطبوعہ تصاویر کا مرقع اور نادر دستاویزات کا ایمان افروز مجموعہ۔ قیمت صرف ساڑھے آٹھ روپے۔ ادارۃ المصنفین ربوہ

مذہبی کتب

اردو۔ عربی اور انگریزی زبانوں میں خریدنے کیلئے ہمیشہ ہمیں یاد رکھیں
اورنٹیل اینڈ ریلجس پبلشنگ کارپوریشن لمیٹڈ گولبازار۔ ربوہ

ھُوَالشَّافی

جدید میڈیکل سائنس "کیورٹو سسٹم" کے مجرب نسخے

ٹانکس (مقویات)

"بے بی ٹانک" بچوں کے سوکھا پن۔ کمزوری اور بدہضمی کا علاج۔ ۔۔۔ ۳
"سپیشل ٹانک" دماغی و اعصابی کمزوری اور کمی خون کا علاج۔ ۔۔۔ ۵
سپیشل کورس قوت اور طاقت کا خزانہ ۔۔۔ ۱۰
ریجووی نیٹنگ کورس (Rejuvenating Course) ۔۔۔ ۳۰

عورتوں کی ادویات

"لیکورین" ۔۔۔ "مینسلین" ۔۔۔ ۲ روپے فی دوا

دانتوں کی ادویات

"اینٹی پائیوریا" گوشت خورہ کا مکمل علاج ۔۔۔ ۱۱
"اینٹی کیریز" دانتوں کے گھن کا مستقل علاج ۔۔۔ ۱۱
"ٹوتھ کیور" دانت درد کا فوری علاج ۔۔۔ ۲

عام ضرورت کی ادویات

"کیوریٹو" سردی سے ہونیوالی ہر تکلیف کا علاج۔ ۲-۵۰
"ڈائی جیشن" پیٹ کی ہر تکلیف کا علاج ۔۔۔ ۱
"پینیز کیور" پرانی کا علاج۔ دردوں کا علاج ۔۔۔ ۹

حیوانات کی دوائیں

"اکسیر اپھارہ" تفصل بعد کا اپھارہ منٹوں میں غائب۔ فی پیکٹ ۱/۷۵۔ دو درجن یا زیادہ پر ۳۳ فی صدی کمیشن
علاوہ ازیں جانوروں کی مختلف امراض کی مجرب ادویات۔

لاہور کیوریٹو سنٹر: ٹائم اینڈ ٹائیڈ کمرشل بلڈنگ دی مال
ربوہ کیوریٹو سنٹر: ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی گولبازار۔

تفہیماتِ ربانیہ

محترم مولانا ابوالعطاء صاحب جالندھری مدیر الفرقان و سابق مبلغ بلاد عربیہ کی اس لاجواب تصنیف میں ان تمام اعتراضات کا تفصیلی اور تسلی بخش جواب دیا گیا ہے۔ جو مخالفین احمدیت کی طرف سے کئے جاتے ہیں۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس کتاب کے متعلق فرمایا تھا:-

"اس کا نام میں نے ہی تفہیمات ربانیہ رکھا ہے (طباعت سے پہلے) اس کا ایک حصہ میں نے پڑھا ہے جو بہت اچھا ہے۔ اس کتاب کیلئے کئی سال سے مطالبہ ہو رہا تھا۔ کئی دوستوں نے بتایا کہ عشرہ کاملہ میں ایسا مواد ہے کہ جس کا جواب ضروری ہے۔ اب خدا کے فضل سے اس کے جواب میں اعلیٰ لٹریچر تیار ہوا ہے۔ دوستوں کو اس سے فائدہ اٹھانا چاہیئے۔ اور اس کی اشاعت کرنی چاہیئے"

(الفضل ۱۳ر جنوری ۱۹۳۱ء)

اب اس کتاب کا دوسرا ایڈیشن یکصد صفحات اور بعض قیمتی حوالہ جات کے اضافہ کے ساتھ شائع ہوا ہے۔ اس انتہائی مفید کتاب کا ہر احمدی گھرانہ میں موجود ہونا ضروری ہے۔

ضخامت آٹھ سو صفحات۔ قیمت مجلد اعلیٰ سفید کاغذ۔ گیارہ روپے۔ مجلد اخباری کاغذ۔ آٹھ روپے ۸۔۔۔ کتابت و طباعت عمدہ۔

منیجر مکتبہ الفرقان۔ ربوہ

قرآنی

نمونوں کا مکمل مجموعہ

ہمارے یہاں جو عکسی رنگین باترجمہ یا بلاترجمہ قرآن مجید اور حمائلیں طبع ہوتی ہیں اُن کے نمونوں کے ایک ایک ورق کا مکمل مجموعہ تیار کر دیا ہے اِس مجموعہ میں ایک سو سے زیادہ نمونوں کے ورق ہیں یہ مجموعہ کیا ہے گویا تاج کمپنی کا نمائندہ تاج کمپنی کے قرآنوں کے بے نظیر عکسی رنگین نمونے لیکر آپ کے پاس آگیا ہے۔ اب آپ آرام سے گھر بیٹھے انکی زیارت کیجئے اور جو قرآن پاک منگوانا چاہیں منگوا لیجئے۔

قرآنی نمونوں کا یہ مکمل مجموعہ پتہ ذیل سے مفت طلب فرمائیے۔

تاج کمپنی لمیٹڈ پوسٹ بکس ۵۳۰ کراچی

نبیوں کا چاند

باتصویر

- حضرت مرزا بشیر احمدؓ کی سیرت، جو ہمیشہ یاد رہیں گے
- جو نبض شناس بھی تھے اور دلوں کی دھڑکن بھی۔
- ایک ناقابلِ فراموش شخصیت پر لاجواب کتاب
- جسمیں چاندنی کا سا حسن اور گلوں کی سی شگفتگی ہے
- ایک ایسی کتاب جسے سرمایہ دار ہی نہیں غریب بھی پڑھ سکینگے
- جسے فضل الرحمن نعیم نے جذبات محبت میں ڈوب ڈوب کر لکھا اور جسے قارئین عقیدت کے پھول نچھاور کریں گے
- وقف جدید کا پہلا تاریخی گروپ فوٹو لئے
- کاغذ، کتابت، طباعت نہایت اعلیٰ

۱۷۶ صفحات قیمت صرف ۱/۷۵ پیسے۔
جلسہ سالانہ پر ہر بکسٹال پر ملے گی

اس سال کا علمی تحفہ

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے گورونانک جی کے گورو سے متعلق اپنی لمبی تحقیق کے بعد ۱۸۹۵ء میں یہ اعلان فرمایا تھا کہ ؎

ملا تب خدا سے اسے ایک پیر
کہ چشتی طریقہ میں تھا دستگیر

وہ پیر کون تھے۔ جن کی بیعت گورونانک جی نے کی تھی۔ اس کا علم آپ کو گیانی عباد اللہ صاحب کی تازہ تصنیف "گورونانک جی کا گورو" سے مل جائے گا۔

اس کتاب کا تعارف محترم میاں ناصر احمد صاحب ایم اے کا تحریر فرمودہ ہے۔ اس کا مطالعہ احمدی احباب اور غیر از جماعت احباب کے لئے ضروری ہے

قیمت۔ اعلیٰ کاغذ دو روپے۔ ادنیٰ کاغذ ایک روپیہ پچاس پیسے
ملنے کا پتہ:۔ میاں عطاء الرحمن ابن ماسٹر محمد ابراہیم مسجد احمدیہ شاہی دروازہ۔ لاہور

نصرت رائیٹنگ پیڈ

جس پر

الیس اللہ بکاف عبدہٗ

کا بلاک پرنٹ شدہ ہے

ملنے کا پتہ:

نصرت آرٹ پریس۔ ربوہ

پرنس ٹرانسپورٹ کمپنی

(۱) آپ کی قومی کمپنی ہے۔ (۲) نئی بسیں اور اعلیٰ سروس ہے
(۳) با اخلاق عملہ ہے۔ (۴) دینی کاموں میں تعاون کرتی ہے

سفر کرتے وقت ہماری حوصلہ افزائی کریں۔ (جنرل منیجر)

مشہور نورو الوں کا

نورانی کاجل

کھوں کی خوبصورتی اور صفائی کیلئے

بہترین تحفہ

ہمیشہ خریدتے وقت

اخانہ رفیق حیات رجسٹرڈ سیالکوٹ

کا لیبل ملاحظہ فرمالیا کریں

منیجر

امانت فنڈ تحریک جدید میں روپیہ رکھوانا فائدہ بخش بھی ہے اور خدمت دین بھی

(حضرت خلیفۃ المسیح الثانی)

حیاتِ بشیر

مولفہ شیخ عبدالقادر صاحب مؤلف حیاتِ طیبہ و حیاتِ نور۔ المشتہر شیخ عبدالهادی مسجد احمدیہ بیرون دھلی دروازہ لاہور۔ -/۸ روپے

قاعدہ یسرنا القرآن

ہدیہ ۶۲ پیسے نمونہ ۵۰ پیسے

قاعدہ یسرنا القرآن خورد

ہدیہ ۲۵ پیسے

چالیس جواہر پارے

مولفہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ہدیہ عہ/ ۲ عمہ

سیپارے اوّل تا دہم

ہدیہ فی پارہ ۲۵ پیسے

مکتبہ یسرنا القرآن۔ ربوہ

گولڈن جوبلی

کس کی؟

حبِ اٹھرا کی

آج اسے جاری ہوئے ۵۰ سال ہو چکے ہیں اس کی بدولت پیدا ہونے والے بچے آج خود پوتوں والے ہو گئے ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح اوّل کے شاگرد حکیم نظام جان صاحب صاحب نے اس دوا کو ۱۹۱۱ء میں جاری کیا تھا۔

مفرح عنبری اکسیری

یہ دوائی نہایت مفرح ہے باغم اور مقوی انصاف کہ رئیسہ ہے دل و دماغ اعصاب معدہ جگر اور قوائے نفسانیہ کو اجاگر کرتی ہے غم فکر صدمہ یا بیماری کمر توڑ یا بڑھاپے کی وجہ سے طاقتیں کمزور ہو گئی ہوں دل گھٹتا ہو ہاتھ پاؤں سرد ہوتے ہوں یا سستی ہوں بہت جلد لو حرارت غریزی کو بڑھا کر چست کر دیتی ہے غرضیکہ تمام کارخانہ بدن صحیح حالت میں ہو جاتا ہے۔ قیمت ۴۰ خوراک ۲۶۵۰

احمدیہ دواخانہ

متصل ڈی اے ہائی پرائمری سکول۔ ربوہ،

کتاب ”ربوہ“ باتصویر

قیمت درجہ اول ۱/۲ پیسے درجہ دوم ۲/۱ ۳ روپے

ملنے کا پتہ (خاکسار کمیشن ملک خادم حسین فیکٹری ایریا۔ ربوہ)

جملہ حقوق محفوظ ہیں

مایوس العلاج!

مریضوں کیلئے خوشخبری

اللہ تعالیٰ کے رسول مقبول محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے لکل داءٍ دواءٌ یعنی ہر مرض کی دوا ہے چنانچہ انسان کو خواہ کیا ہی تکلیف دہ مرض ہو اس کو لاعلاج سمجھ کر اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوس نہیں ہونا چاہیئے بلکہ اس مرض کا صحیح علاج تلاش کرنا چاہیے اللہ کے فضل سے ہمارے ہاں خاص الخاص دوائیں مل سکتی ہیں۔ اگر آپ حاجت مند ہوں تو منگوا کر مزید فائدہ اٹھائیں

دوائے نزلہ	۲/-	دوائے سنگرہنی	۳/-
، موتیابند ابتدائی	۵/-	، خرابی جگر	۳/-
، کمزوری نظر	۳/-	، تلی	۲/-
، بہرہ پن	۸/-	، پتھری	۸/-
، پائیوریا	۲/-	، ذیابیطس	۹/-
، دمہ	۳/-	، درد ریح	۳/-
، سلاد	۹/-	، خارش	۳/-
، ضعف قلب	۱۰/-	، تپدق	۹/-
، ضعف دماغ	۲/-	، کمی خون	۷/-
، بواسیر	۳/-	، امراض مخصوصہ	۱۰/-

نوٹ فرمائش کے ساتھ اپنے خیالات بھی لکھیں

حکیم مخدوم الطاف احمد الملک الطب والجراحت

(دواخانہ فضل بھیانی۔ ضلع سرگودھا)

۷۵ فیصدی کمیشن

خالص سلاجیت

حکیم شیخ بوعلی سینا لکھتے ہیں لانہ بالغ النفع یاد ہے وہ سلاجیت بہت نافع دوا ہے۔ دیگر اطباء ہمیشہ اس کی تعریف میں رطب اللسان رہے اس کی خصوصیات یہ ہیں۔ بے ضرر ہے کثیر الفوائد ہے باوجود بیش قیمت ہونے کے بہت رعایتی ہے۔ بڈیوں کی۔ ٹی بی۔ کثرت پیشاب کے کمزوری کیلئے بہت مفید ہے قیمت ۲۰ تولہ ۵ روپے ۸۰ تولہ ۲۰ روپے

پتہ۔ جڑی بوٹی سپلائی مانسہرہ۔ ضلع ہزارہ

سیالکوٹ کے احباب

الفضل کا تازہ پرچہ

مکرم خواجہ اللہ دتہ صاحب ایجنٹ روزنامہ الفضل بڈھی بازار سیالکوٹ سے حاصل کریں

عمارتی لکڑی

ہمارے ہاں عمارتی لکڑی۔ دیار۔ کیل۔ پڑتل چیل کافی تعداد میں موجود ہے ضرورت مند احباب ہمیں خدمت کا موقع دے کر مشکور فرمائیں

گلوب ٹمبر کارپوریشن ۲۵ نیو ٹمبر مارکیٹ لاہور۔ فون نمبر ۶۲۶۱۸

ٹمبر سٹور ۹۰ فیروزپور روڈ لاہور۔ لائل پور ٹمبر سٹور، ۲ جیاہ روڈ لائل پور فون نمبر ۳۸۰۹

ہر قسم کا کپڑا۔ کنوس کے ٹرنک سوٹ کیس ہولڈال، ہینڈ بیگ، سامان سیڈلری سفر کی ضروریات کا سامان اور جہیز میں دینے والے تحائف وغیرہ خریدنے کے لئے ہمارے شوروم میں تشریف لائیں۔

ایم الٰہی بخش حسین بخش۔ ۱۳۱۔ انارکلی لاہور،

ہمیشہ اپنی طارق ٹرانسپورٹ کمپنی لمیٹڈ کی آرام دہ بسوں پر سفر کیجیے

(جنرل مینیجر)

ہمارے ہاں

ہر قسم کا چمڑا اور شو میٹریل

بازار سے بارعایت مل سکتا ہے آزمائش شرط ہے

شیخ محمد یوسف اینڈ سنز نزد احمدیہ مسجد لائل پور

ترسیلِ زر اور انتظامی امور سے متعلق

روزنامہ

الفضل

ربوہ

مینیجر سے خط و کتابت کیا کریں،

تریاق چشم رجسٹرڈ کی خاص تاثیر

میں خود بھی حیران ہوں اور نہ ہی موجد کا ہو گیا ہے کہ لوگ کہتے ہیں کہ آپ کا سرمہ تریاق چشم ہیں سال کے لئے تین چار دن میں ختم کر دیتا ہے چوہدری بشیر احمد صاحب گوٹھ احمدیہ ضلع تھرپارکر سندھ بھی ڈاکٹر اور حکیم بھی بار بار اپنے دواخانہ میں مریضان چشم کیلئے منگواتے ہیں چنانچہ ڈاکٹر حبیب اللہ خان صاحب فضل عمر ہسپتال تحریر فرماتے ہیں پانچ تولہ تریاق چشم بذریعہ وی پی ارسال فرما دیں پھر سید حکیم صاحب البدری ٹرپل حرم ملتان تحریر فرماتے ہیں کہ چالیس تولہ تریاق چشم بذریعہ وی پی ارسال فرما دیں آپ بھی خود ہی غور فرمائیں کہ اس سے بڑھ کر مریضان چشم کیلئے اور کیا یقینی شہادت ہو سکتی ہے۔ تریاق چشم ایک نباتاتی مرکب ہے جو ککروں کو زائل کرتا ہے بفضل اللہ ربھیا ہر کا ... دنیا ہے۔ زخم۔ خارش۔ دھند۔ گرد۔ کوکا۔ ٹرک۔ روشنی میں آنکھ نہ کھلنا اور مطالعہ سے محروم رہنا سب کیلئے بے حد مفید ہے چالیس سال کے دوران میں اسسٹنٹ کیمیکل اگزیمنر صاحب اور دیگر نامور ڈاکٹروں اور اعلیٰ تعلیم یافتہ طبقہ سے امتیازی سرٹیفکیٹ حاصل کر چکا ہے خدمت خلق کے پیش نظر قیمت وہی ہے جو آج سے ۴۰ سال پہلے مقرر کی گئی تھی قیمت پانچ روپے فی تولہ۔ اب کوئی صاحب سابقہ پتہ گرمعی شاہ ضلع گجرات پر آرڈر نہ بھیجیں۔

المشتہر:۔ مرزا احمد شریف بیگ مینیجر تریاق چشم جو بلی سفیعنہ سول ہسپتال۔ چنیوٹ ضلع جھنگ۔

ہمدرد نسواں (اٹھرا کی گولیاں) دواخانہ خدمت خلق رجسٹرڈ ربوہ سے طلب کریں مکمل کورس انیس ۱۹ روپے

جلسہ سالانہ پر آنے والے دوستوں کیلئے ضروری ہدایات

(محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب ناظر امور عامہ صدر انجمن احمدیہ)

خدا تعالیٰ کے فضل سے احباب کرام جلسہ سالانہ پر آنے کے لئے تیاریوں میں مصروف ہوں گے۔ اس موقعہ پر جہاں مخلصین جماعت جوق در جوق تشریف لاتے ہیں وہاں چند شرپسند اور ناپسندیدہ لوگ بھی آ جاتے ہیں اس لئے دیگر احباب مندرجہ ذیل ہدایات کو پیش نظر رکھیں تو انشاء اللہ تعالیٰ سفر میں آتے وقت اور واپسی کے وقت کسی قسم کی تکلیف یا نقصان کا اندیشہ نہیں رہے گا۔

۱۔ احباب اپنے ہمراہ وہی سامان رکھیں جو سردی سے بچنے کے لئے ضروری ہو اور سفر میں آرام مہیا کر سکے۔ غیر ضروری کپڑے اور قیمتی زیورات وغیرہ اپنے ہمراہ لانے سے اجتناب کریں۔

۲۔ اپنے بندھے ہوئے سامان کے ہر نگ پر اپنے نام اور مکمل پتہ کی چٹیں گوند سے چسپاں کر دیں۔ ان پر اپنا مکمل پتہ لکھا ہوا اور ربوہ آ کر جہاں ٹھہرنا ہو وہ بھی تحریر کیا جائے۔

۳۔ تمام جماعتوں سے دوست اکٹھے ہو کر آنے کی کوشش فرمائیں۔ اس سے سفر میں سہولت رہتی ہے۔

۴۔ گاڑی پر سوار ہوتے اور اترتے وقت جلدی نہ کریں۔ بلکہ پورے اطمینان کے ساتھ گاڑی پر سامان رکھیں اور اتاریں اور تمام راستہ اپنے سامان پر نگاہ رکھیں۔

۵۔ چھوٹے بچوں کو قیمتی زیورات یا مصنوعی زیورات نہ پہنائیں۔

۶۔ چھوٹے بچہ کو جو اپنے والدین کا نام اور پتہ نہ بتا سکتا ہو ادھر ادھر نہ گھومنے دیں اور اس کا نام مع مکمل پتہ کے تحریر کر کے اس کی جیب میں رکھ دیں یا اس کے بازو پر باندھیں۔

۷۔ اسٹیشن یا اڈہ بس پر اترتے وقت صرف انہی قلیوں سے سامان اٹھوائیں جن کے پاس ناظم صاحب استقبال کے نمبر ہوں۔ سامان اٹھواتے وقت ان سے نمبر دریافت کر لیں۔ اور پھر بھی انہیں آنکھ سے اوجھل نہ ہونے دیں۔ سامان اتروا کر پوری تسلی کرنے کے بعد مزدوری ادا کریں۔ اگر اسٹیشن یا اڈہ لاری پر کسی قسم کی دقت پیش آئے تو عملہ استقبال کو فوری اطلاع دیں۔

۸۔ آپ کسی قیام گاہ میں ٹھہریں یا اپنے عزیز کے ہاں جلسہ گاہ یا کسی اور جگہ جاتے وقت اپنے سامان کی حفاظت کا انتظام کر کے جایا کریں اور قیام گاہوں کے منتظمین کو اطلاع دے کر جایا کریں۔

۹۔ جلسہ گاہ سے نکلتے وقت یا کسی ایسے دوسرے موقعہ پر جہاں بھیڑ ہو جلد بازی سے کام نہ لیں۔ اور تیزی سے نکلنے کی کوشش نہ کریں۔ بلکہ پورے اطمینان اور وقار سے چلیں۔ اگر ایسے موقعوں پر آپ ہجوم کریں گے۔ اور جلد بازی سے کام لیں گے تو جیب تراش یا اسی قماش کے دوسرے لوگ آپ کو نقصان پہنچانے میں کامیاب ہو جائیں گے۔

۱۰۔ مستورات سفر میں بھی اور راہ چلتے وقت بھی پردے کا خاص طور پر خیال رکھیں۔ اسی طرح ربوہ کی ملحقہ پہاڑیوں پر چڑھنے کی کوشش نہ کریں۔

۱۱۔ اگر کوئی شخص راستہ میں جلسہ کے ایام میں یا کسی اور موقعہ پر لڑائی جھگڑا کرنے کی کوشش کرے تو اس کے ساتھ الجھنے کی بجائے اسے نہایت نرمی سے سمجھا دیں کہ یہ مناسب نہیں۔

۱۲۔ دوست سفر کے دوران تمام راستہ درود شریف اور استغفار کے علاوہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت اور جماعت کی ترقی کے لئے دعائیں کرتے رہیں اور یہ بھی دعا کرتے آئیں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے جلسہ کو ہر طرح خیر و خوبی سے گزارے اور ہمیں اس جلسہ کی برکات سے فائدہ اٹھانے کی توفیق دے اور جس مقصد کے لئے ہم سب یہاں اکٹھے ہو رہے ہیں اس مقصد میں برکت عطا فرمائے اور اسلام کو جلد جلد ترقی دے اور تمام دنیا کو حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے اکٹھا کر دے۔ آمین۔

خاکسار مرزا منصور احمد

(ناظر امور عامہ ربوہ)

صدق سے میری طرف آؤ اسی میں خیر ہے
ہیں درندے ہر طرف میں عافیت کا ہوں حصار
پشتی دیوار دیں اور مامن اسلام ہوں
نارسا ہے دست دشمن تا بفرق ایں جدار

(درثمین)

ایک فوری اور ضروری تحریک

محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب چیف میڈیکل آفیسر فضل عمر ہسپتال ربوہ

احباب جماعت کے تعاون کے ساتھ فضل عمر ہسپتال ربوہ اور مضافات کے دیہات کے نادار مریضان کا علاج مفت کر رہا ہے مگر ماہ نومبر میں اس مد میں رقم نہ صرف یہ کہ ختم ہو گئی ہے بلکہ پانچ صد روپیہ قرض ہو گیا ہے دوستوں نے جس طرح خاص احساس کے ساتھ اپنے نادار مریض بھائیوں کا خیال رکھا اور صدقات کی رقوم ان کے علاج کے لئے بھجواتے رہے اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر دے اور ان کے سب عزیزوں کو بیماریوں سے کلی شفا عطا فرمائے۔ آمین۔

اب جو صورت حال پیدا ہو گئی ہے اس سے نادار مریضان کا علاج مجبوراً بند کر دیا گیا ہے جو نہایت تکلیف دہ ہے۔ لہذا خاکسار سب احباب جماعت کی خدمت میں درخواست کرتا ہے کہ وہ اپنی جملہ پریشانیوں اور اپنے عزیزوں کی بیماریوں کے لئے صدقہ دیتے وقت ان غریب بھائیوں کے علاج کا خیال رکھیں اور زیادہ سے زیادہ صدقات کی رقوم فضل عمر ہسپتال ربوہ کو بھجوائیں تا یہ صدقہ جاریہ ہمیشہ کے لئے جاری رکھا جا سکے اللہ تعالیٰ اس کی توفیق عطا فرمائے آمین ثم آمین۔ وما توفیقنا الا باللہ۔

۳۱ دسمبر کا سورج

(محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب ناظم وقف جدید۔ ربوہ)

وقف جدید کا سال ختم ہونے میں صرف چند روز باقی ہیں اور ابھی تک وعدہ جات میں ایک بڑی رقم قابل وصول ہے۔ عہدہ داران اگر ان چند دنوں میں ہی پوری محنت فرمائیں تو کوئی بعید نہیں کہ سال بھر کی کمزوری دور ہو جائے۔ جتنے دن تھوڑے ہیں اسی قدر ادائیگی فرض کی اہمیت بڑھتی جاتی ہے اللہ تعالیٰ آپ کو توفیق عطا فرمائے کہ ۳۱ دسمبر کا سورج ڈوبنے سے پہلے پہلے اپنی جماعت کا تمام چندہ وقف جدید وصول فرما کر داخل خزانہ کروا چکے ہوں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

نوٹ:۔ ضلع سیالکوٹ۔ گجرات۔ لائلپور۔ گوجرانوالہ۔ اور سرگودہا کی دیہاتی جماعتیں ہماری خاص مخاطب ہیں۔

ٹکٹ سٹیج بر موقعہ جلسہ سالانہ

جلسہ سالانہ کے موقع پر جو دوست سٹیج کا ٹکٹ حاصل کرنا چاہتے ہوں وہ اپنی درخواست مع جملہ کوائف و وجہ استحقاق اور تصدیق و سفارش امیر یا پریذیڈنٹ جماعت (جو بھی صورت ہو) ۱۵ر دسمبر تک نظارت ہذا میں بھجوا دیں۔ بعد میں آنے والی درخواستوں پر غور نہیں ہو گا۔

اس سلسلہ میں کوئی خط و کتابت نہیں ہوتی اور نہ ہی درخواست بھجوانے والوں کو کوئی اطلاع دی جاتی ہے جلسہ کے موقع پر آ کر دوست دفتر سے پتہ کر سکتے ہیں۔ (ناظر اصلاح و ارشاد ربوہ)

احباب سے ضروری گذارش

الفضل کے بعض ایجنٹ حضرات یہ شکایت کرتے ہیں کہ احباب ان سے اخبار لے کر اپنے بل وقت پر ادا نہیں کرتے جس کی وجہ سے انہیں اپنے بلوں کی رقم بروقت مرکز میں بھجوانے میں بہت دقت پیش آتی ہے اس لیے جملہ احباب سے درخواست ہے کہ وہ اپنے بل ہر ماہ کے شروع میں ضرور اپنے ایجنٹ کو ادا کر کے شکریہ کا موقع دیں۔

(مینیجر الفضل)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴